مرسلہ
غلام مرکبو یا خان ترکانی
کوئٹہ

وما آتیتم من زکوٰۃ $\frac{٣١}{٣٩}$

جس سال میں مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ اسلام آباد کی طرف سے ماہنامہ الزکوٰۃ جاری ہوا تھا پھر صوبہ میں جاری ہوا تھا۔ اسی طرح بلوچستان کوئٹہ سے بھی محکمہ زکوٰۃ نے "الفلاح" رسالہ جاری کیا تھا۔ اس کے ایک شمارہ میں راقم کا ایک مضمون مد فلاح پانے والے بھی شائع ہوا تھا۔ آیات کے حوالہ جات میں من الزکوٰۃ کے الفاظ کے بارہ میں توجہ دلائی تھی کہ یہ قابل غور ہیں۔ جیساکہ سورہ توبہ کی آیت ٦٠ میں صدقات کے مستحقین کی آیہ مدات کا بیان ہے۔ یعنی فقراء[١] اور مساکین[٢] اور صدقات وصول کرنے والے عاملین[٣] اور تالیف قلوب[٤] کے لیے اور غلاموں کی گردن[٥] چھڑانے اور قرضداروں[٦] کے قرضہ میں اور اللہ کی راہ[٧] میں (جہاد) اور مسافروں[٨] کے لیے اللہ کی طرف سے مقرر (فریضۃ من اللہ) ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے $\frac{٩}{٦٠}$ یعنی پہلے صدقات کے مصارف مقرر فرمائے پھر آیت ١٠٣ میں فرمایا ہے کہ (اے نبیؐ) ان کے مالوں میں سے صدقہ حاصل کر والخ $\frac{٩}{١٠٣}$ من اموالھم صدقۃ الخ کے الفاظ ہیں۔ لیکن سورہ الروم کی ترتیب نزول نمبر ٨٤ کی آیت ٣٩ میں جو فرمایا ہے وما آتیتھم من زکوٰۃ الخ $\frac{٣١}{}$ یہ میں نہ کہہ سکتا تھا کہ عام طور پر لوگ مروجہ نصاب کے مطابق اپنے مال سے مروجہ زکوٰۃ دیتے ہیں لیکن زکوٰۃ سے اپنے کا کیا مطلب ہے؟ کئی تراجم و تفاسیر دیکھیں لیکن کسی میں بھی اس لفظ میں کا نہ ترجمہ اور تفسیر تھی۔ آخر کار دس سال بعد خواجہ احمد الدین امرتسری علیہ الرحمۃ کی تفسیر بیان الناس میں یہ ترجمہ مل گیا اور اس میں لکھا ہے کہ:

"نیک کمائی سے غریبوں کی مدد کرنا اصل کمائی کا موجب ہے اور یہ کام پسندیدہ الٰہی ہے ورنہ یاد رکھو سود خوری اللہ کا مقابلہ کرنا ہے) اور جو تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مالوں کی وجہ سے اس میں افزائش ہو تو وہ اللہ کے نزدیک (درحقیقت) نہیں بڑھتا اور جو تم زکوٰۃ سے دیتے ہو اللہ کی رضا چاہتے ہو [illegible]" (تفسیر بیان الناس منزل پنجم صفحہ ٢٢٤)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کے ساتھ ترتیب نزول نمبروں سے بھی رہنمائی حاصل ہوئی کہ سورہ الشمس مکی ترتیب نزول نمبر ۵۶ کی ابتدائی پانچ آیات میں پہلی آیت الم ہے میں فرمایا ہے یہ (الم) کتاب حکمت کی آیات ہیں ۳۱/۲ مومنین کے لیے ہدایت و راحت ہیں ۳۱/۳ جو صلوٰۃ قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور وہ آخرت (نتیجہ) کا پورا یقین رکھتے ہیں ۳۱/۴ یہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں ۳۱/۵ آیت ۲ میں لفظ تلک اسم اشارہ ہے جس کا مشار الیہ الم ہے۔ پھر ان پانچ آیات کی تعریف ان آیات سے سورۃ البقرہ میں ہوئی۔ ترتیب نزول نمبر ۸۶ میں دہرایا گیا ہے۔ اس کی پہلی آیت میں الم ہے۔ دوسری آیت میں ہے کہ یہ (الم) لاریب کتاب ہے اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے ۲/۲ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور صلوٰۃ قائم کرتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۲/۳ (یعنی زکوٰۃ دیتے ہیں) اور جو ایمان رکھتے ہیں اس کے ساتھ جو تیری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا ۲/۴ یہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی کامیاب ہیں ۲/۵ اس سورہ کی آیت ۲ ذالک اسم اشارہ ہے جس کا المشار الیہ الم ہے۔

صلوٰۃ و زکوٰۃ اور انفاق

صلوٰۃ کی تفصیل کہ کون سے وقت پر ہو اور رکعتوں کی تعداد اور ارکان کی ترتیب و اذکار کی تفصیل قرآن حکیم میں نہیں دی گئی۔ اس طرح مما رزقنھم ینفقون کا تعین نہیں کہ کتنا خرچ کرتے ہیں اور زکوٰۃ کا بھی کوئی تعین نہیں کہ کس نصاب سے زکوٰۃ دیتے ہیں اور سورہ مکی اور سورہ بقرہ مدنی دونوں سورتوں کی ابتدائی پانچ آیات سے یہ رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ زکوٰۃ و انفاق ایک ہی چیز ہے اور اسی لیے صدقات کی طرح زکوٰۃ اور انفاق کو مقرر کیا ہوا فریضۃ من اللہ نہیں فرمایا بلکہ دونوں صورتوں کی آیت میں اولئک ھم المفلحون کی سند عطا فرمائی ہے و مما رزقنھم ینفقون کے الفاظ ۸/۳ ۲۲/۳۵ ۴۲/۳۸ میں بھی دہرائے گئے ہیں

رزق الرزق وہ عطیہ ہے جو جاری ہو خواہ دنیوی ہو یا اخروی۔ اور رزق یعنی میں آجاتا ہے اور کبھی اس چیز کو بھی رزق کہا جاتا ہے جو پیٹ میں پہنچ کر غذا بنتی ہے رزقت علما مجھے علم عطا ہوا یعنی جو کہ مال و جاہ الاعلم ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے صرف کرو ۲/۲۵۴ میں بھی رزق عام ہے۔ یہ ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تینوں کو شامل ہے اور ہم نے جو تم کو پاکیزہ (روزیاں) دی ہیں کھاؤ ۲/۸ اور تمھارا رزق آسمان میں ہے ۵/۲۲ (مفردات القرآن ص۲۹۴)

یعنی قرآن حکیم میں جہاں بھی ینفقون کے الفاظ ہیں ان کا مفہوم و مطلب یہی ہے ۔ اور سورۃ لقمٰن کی آیت ۴ میں ویوتون الزکوٰۃ فرمائی ہے ۔ یہ بھی ینفقون میں ہے اور ان سب آیات پر سورۃ الروم کی آیت ۳۹ وما اٰتیتم من زکوٰۃ الخ کے الفاظ حاوی ہیں اس طرح واضح ہو جاتا ہے کہ مروجہ زکوٰۃ اور اس کا نصاب قرآن حکیم کی منشا کے مطابق ہیں ۔ یہ بنو عباس کے دور کی غلط روایات ہیں اور من عند غیر اللہ ہیں ۔ اس لیے مروجہ زکوٰۃ سے بچنے کے حیلے بنائے گئے اور باقاعدہ روایات میں کتاب الحیل کا ایک باب ہے ۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حیلے کرنے والوں کا یہ یقین و ایمان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے ۔ ادارہ بلاغ البرہان لاہور سے مسئلہ زکوٰۃ پمفلٹ حاصل کر کے اس کا بغور مطالعہ کیا جائے ۔

نصاب سورۃ مریم میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ اپنے متعلقین کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے ۱۹/۵۵ یہ وضاحت کس نصاب سے زکوٰۃ دینے کا حکم کرتے تھے ۔ اور آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل ہے کہ مجھے حکم ہے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں یہاں بھی نصاب کا ذکر نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں ہیں اور زندہ ہیں تو زکوٰۃ کس کو دیتے ہوں گے پھر سورہ الحج کی آیت الم میں فرمائی جاتی ہے کہ جو لیسے ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں تمکن دیں گے تو وہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو قائم کریں گے ۔ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں گے اور سب کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے ۲۲/۴ یہاں بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کس نصاب سے زکوٰۃ دیں گے ۔ پھر سورہ احزاب کی آیت ۳۳ میں نبی کی عورتوں کو حکم ہے کہ اے نبی کی عورتو صلوٰۃ قائم کرو اور زکوٰۃ دیتی رہو ۳۳/۳۳ ۔ شاید حدیث میں وضاحت ہو کہ ازواج مطہرات اور دوسری عورتیں کس نصاب سے زکوٰۃ دیا کرتی تھیں ۔

© rasailojaraid.com